S_1999_5_140_148

عدالت عظمیٰ رپورٹس 1999 ایس یو پی پی 5 ایس سی آر

سی۔ کے۔ رویندرن

بنام۔

اسٹیٹ آف کیرالہ

2 دسمبر 1999

جی۔ بی۔ پٹنائک اور ایم۔ بی۔ شاہ، جسٹسز

فوجداری قانون-تعزیراتی ضابطہ-دفعات 302، 201 آئی پی سی-اپیل کنندہ کی بیوی کچھ دنوں سے لاپتہ ہے-اپیل کنندہ کی بیوی کے ساتھ اختلاف ہے اور طلاق کی بات چل رہی ہے- بیوی کی لاش کھائی میں ملی- پوسٹ مارٹم رپورٹ حتمی نہیں ہے کہ آیا چوٹیں قبل از مرگ تھیں- پی ڈبلیو 15 نے دوران شراب پینے ماورائے عدالت اپیل کنندہ پر اقبالِ جرم جرم کا الزام لگایا-اپیل کنندہ کا مقصد ثابت نہیں ہوا-اپیل کنندہ کو جیپ میں اور ہوٹل میں سفر کرتے ہوئے متوفی کے ساتھ دیکھا گیا-گرفتاری کے بعد اپیل کنندہ سے برآمد شدہ متوفی کی کلائی گھڑی-عدالت عالیہ نے سیشنز کے ذریعے اپیل کنندہ کی سزا کی تصدیق کی۔ عدالت قرئنی شہادت پر بھروسہ کرتی ہے-منعقد ہوا، استغاثہ اپیل کنندہ کی طرف سے کوئی مقصد قائم نہیں کر سکا ہے-مقدمہ معقول شک سے بالاتر ثابت نہیں ہوا ہے-اپیل کنندہ کو تمام الزامات سے بری کر دیا گیا ہے۔

متوفی 'Y' میں ایک G کے ساتھ قربت پیدا ہوئی اور بعد میں وہ حاملہ ہو گئی اور ان کی شادی سے پہلے ہی G کی موت ہو گئی۔ اس کے بعد متوفی نے اپیل کنندہ کے ساتھ قربت پیدا کی اور اس سے شادی کر لی۔ بعد میں اپیل کنندہ اور اس کی بیوی کے درمیان اختلاف ہوا اور طلاق کے بارے میں بات چیت ہوئی۔ 3.3.88 پر اپیل کنندہ کو 'Y' کے ساتھ جیپ میں سفر کرتے ہوئے دیکھا گیا۔ کچھ دنوں بعد 'Y' کے چھوٹے بھائی PW23 کو اپیل کنندہ نے مطلع کیا کہ اس نے دوسری شادی کا معاہدہ کیا ہے اور اسے 'Y' تک پہنچایا جانا چاہیے۔ پی ڈبلیو 23 نے اس معاملے کی اطلاع اس کی ماں پی ڈبلیو 16 اور بھائی پی ڈبلیو 6 کو دی۔ چونکہ انہیں 'Y' پی ڈبلیو 16 کے ٹھکانے کا علم نہیں تھا اس لیے انہوں نے پولیس میں لاپتہ ہونے کی رپورٹ درج کرائی۔ 30.3.88 پر پی ڈبلیو 1 کو اطلاع دی گئی کہ ایک کھائی میں ایک لاش دیکھی گئی تھی۔ لاش کی شناخت پی ڈبلیو ایس 6 اور 16 کے ذریعے 'Y' کے طور پر کی گئی تھی.

پوسٹ مارٹم کرنے والے ڈاکٹر نے کیمیائی تجزیہ کار کی رپورٹ ملنے کے بعد بتایا کہ موت قتل عام تھی۔ پی ڈبلیو 16 کی شکایت پر، اپیل کنندہ اور دو دیگر افراد کو گرفتار کیا گیا اور اپیل کنندہ سے کلائی کی گھڑی برآمد کی گئی۔ قرئنی شہادت اور پی ڈبلیو 1، 6 اور 16 کے شواہد کی بنیاد پر سیشن عدالت نے اپیل کنندہ کو قتلِ عمد کا مجرم پایا اور اسے آئی پی سی کی دفعہ 302 کے تحت مجرم قرار دیا۔ ملزم 'جی' کو صرف آئی پی سی کی دفعہ 201 کے تحت مجرم قرار دیا گیا۔ اپیل کنندہ اور ملزم 'جی' کی اپیلیں مسترد کر دی گئیں اور سیشن کورٹ کے نتائج کی تصدیق عدالت عالیہ نے کی۔ عدالت عالیہ نے مذکورہ نتیجے پر پہنچنے کے لیے بعض حالات پر انحصار کیا۔ عدالت عالیہ نے اگرچہ اپیل کنندہ کی طرف سے پی ڈبلیو 15 کو کیے گئے ماورائے عدالت اقبالِ جرم کو قبول نہیں کیا، لیکن حالات کے سلسلے میں تمام روابط کو مکمل کرنے کے لیے پی ڈبلیو 15 کے ثبوت پر انحصار کیا۔

اس عدالت میں اپیل میں، اپیل کنندہ نے دعوی کیا کہ عدالت عالیہ کی طرف سے جن حالات پر بھروسہ کیا گیا ہے وہ نہ صرف استغاثہ کی طرف سے معقول شک سے بالاتر ثابت نہیں ہوئے ہیں بلکہ یہ بھی کہ اگرچہ تمام حالات قائم کیے گئے ہیں، ان سب کو مل کر سلسلہ مکمل نہیں کیا جاتا ہے اور وہ غیر واضح طور پر ملزم کے جرم کی طرف اشارہ نہیں کرتے ہیں اور اس کی بے گناہی سے مطابقت رکھنے والے کسی مفروضے کو خارج نہیں کرتے ہیں۔

اپیل کی اجازت دیتے ہوئے، یہ عدالت

منعقد:.1 عدالت عالیہ کا یہ نتیجہ کہ 'Y' کو قتل عام کی موت کا سامنا کرنا پڑا، مکمل طور پر غلط ہے۔ ایسا کوئی مواد موجود نہیں ہے جس سے یہ کہا جا سکے کہ 'Y' کی موت صرف قتل ہو سکتی ہے۔ پوسٹ مارٹم سرٹیفکیٹ جاری کرتے ہوئے ڈاکٹر پی ڈبلیو 19 نے پوسٹ مارٹم سرٹیفکیٹ جاری کرتے ہوئے واضح طور پر کہا کہ موت کی اصل وجہ بیان نہیں کی جا سکتی اور کیمیائی تجزیے کے نتائج آنے تک اپنی رائے محفوظ رکھی۔ اسسٹنٹ کیمیکل ایگزامینر نمائش صفحہ 11 کی رپورٹ ملنے پر، مذکورہ ڈاکٹر پی ڈبلیو 19 نے نمائش صفحہ 12 کے مطابق ایک حتمی رپورٹ دی، جس میں اشارہ کیا گیا کہ متوفی کے سر پر چوٹ لگی ہے، جس کے نتیجے میں موت ہو سکتی ہے اور چوٹ، اگر قبل از مرگ، ایم او ایس 11 یا 12 جیسے پتھروں سے مارنے کی وجہ سے ہو سکتی ہے۔ مذکورہ رپورٹ میں مزید انکشاف ہوا کہ کوئی بھی یہ نہیں کہہ سکتا تھا کہ متوفی کی گردن پر تشدد ہوا تھا یا نہیں۔ جب ڈاکٹر خود اس بارے میں قطعی رائے دینے کے قابل نہیں رہا ہے کہ لاش پر پائے جانے والے زخم قبل از مرگ یا پوسٹ مارٹم ہو سکتے ہیں اور لاش خود 30 مارچ 1988 کو ملی تھی اور Y پر مبینہ گیا تھا کہ وہ 3.3.88 پر آخری بار ملزم کی صحبت میں دیکھا گیا تھا، تو عدالت عالیہ کے اس نتیجے کو برقرار رکھنا مشکل ہے کہ

Y کی موت صرف قتل ہو سکتی ہے۔(147-C;146-H;147-A-B-C)

2. پی ڈبلیو 15 کی طرف سے بیان کردہ ماورائے عدالت اقبالِ جرم پر سیشن جج نے بھروسہ نہیں کیا اور عدالت عالیہ بھی اس نتیجے پر پہنچی کہ اس پر بھروسہ کرنا مشکل ہے، کیونکہ عین الفاظ یا یہاں تک کہ جتنا ممکن ہو الفاظ پی ڈبلیو 15 کی طرف سے دوبارہ پیش نہیں کیے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ، یہاں تک کہ پی ڈبلیو 15 کے شواہد سے بھی پتہ چلتا ہے کہ اپیل کنندہ اور اس نے آر اک کی دکان پر جا کر شراب پی، جس کے بعد اپیل کنندہ نے پورے واقعے کا انکشاف کیا اور اس لیے اس طرح کے گوشوارہ کو رضا کارانہ اور سچا نہیں کہا جا سکتا اور دوسری طرف یہ گواہ اور ملزم دونوں کے ذریعے شراب کے استعمال کا نتیجہ ہے، اگر کہا جا سکتا ہے کہ اس نے گوشوارہ دیا ہے۔ لہٰذا، نام نہاد ماورائے عدالت اقبالِ جرم جرم کو الزام گھر لانے کے لیے غور کے دائرہ کار سے خارج کرنا پڑتا ہے۔(147-سی، ڈی، ای)

3. 3 مارچ 1988 کو مختلف مقامات پر مختلف اوقات میں جیپ دیکھنے کے بارے میں گواہی دینے والے مختلف گواہوں کا تجزیہ کرتے ہوئے خود عدالت عالیہ نے محسوس کیا ہے کہ جہاں تک ٹائم فیکٹر کا تعلق ہے، گواہ ایک دوسرے سے متفق نہیں ہیں۔ اس کے علاوہ، پی ڈبلیو 10 اور 11 کے نام نہاد شواہد جنہوں نے بیان دیا تھا کہ اسی دن شام 5 بجے کچھ لوگ جیپ میں آئے اور گرانٹ ہوٹل سے چائے لی، اس کا کوئی نتیجہ نہیں ہے اور اسے مجرمانہ نوعیت کا نہیں ٹھہرایا جا سکتا، کیونکہ وہ کبھی بھی ملزم کو نہیں جانتے تھے اور نہ ہی اس سے پہلے کوئی ٹیسٹ شناختی پریڈ ہوئی تھی اور اس لیے مذکورہ شواہد کو ملزم کے خلاف الزام گھر لانے کے لیے استعمال نہیں کیا جا سکتا۔(147-ایف-جی)

4. استغاثہ کا مقدمہ مقصد کے بارے میں مبہم ہے اور عدالت عالیہ نے اسے اس بنیاد پر مسترد کر دیا ہے کہ مقصد کسی جرم کا لازمی جزو نہیں ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ کچھ گواہوں کے بذریعے، استغاثہ یہ ثابت کرنا چاہتا تھا کہ اس سے پہلے کے موقع پر، اپیل کنندہ نے Y کو مارنے کی کوشش کی تھی، لیکن وہ فرار ہونے کی وجہ سے کامیاب نہیں ہو سکی، لیکن یہ صورتحال بھی PW15 کے ثبوت کے بذریعے ہے، جس نے نام نہاد ماورائے عدالت اقبالِ جرم جرم کی گواہی دی تھی اور اس پر بھروسہ نہیں کیا گیا ہے اور گواہی پر انحصار کرنا انتہائی غیر محفوظ ہوگا، یہاں تک کہ اپیل کنندہ کے مبینہ طرز عمل کے لیے بھی۔ پی ڈبلیو 23 جو کپاڈ میں Y کے ملحقہ گھر میں رہ رہا تھا، نے اپنے ثبوت میں ایک گوشوارہ دیا کہ آر کی ماں نے ایک بار اسے پیشکش کی تھی کہ اگر وہ Y کو طلاق دینے پر راضی ہو جاتا ہے تو وہ اس کے لیے ایک وین خریدے گی لیکن یہ خود شاید ہی اپیل کنندہ کی طرف سے کوئی مقصد قائم کرنے کے لیے کہا جا سکتا ہے۔(148-اے، بی، سی)

5. ریکارڈ پر موجود مواد کے مطابق، استغاثہ ملزم آر کی طرف سے جرم کا ارتکاب کرنے کا کوئی مقصد قائم نہیں کر سکا ہے۔ معاملے کی اس حالت میں، ملزم آر کے گوشوارہ کی بنیاد پر متوفی کی کلائی گھڑی کی نام نہاد بازیابی کو شاید ہی اس نتیجے پر پہنچنے کے لیے ایک کامیاب حالات کہا جا سکتا ہے کہ استغاثہ کا مقدمہ معقول شک سے بالاتر ثابت ہوا ہے۔ اس نتیجے کے پیش نظر، جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے، اس نتیجے پر پہنچنے میں کوئی ہچکچاہٹ نہیں ہے کہ استغاثہ کا مقدمہ ملزم آر کے خلاف معقول شک سے بالاتر ثابت نہیں ہوا ہے اور اس لیے آئی پی سی کی دفعہ 272 کے ساتھ ساتھ دفعہ 201 کے تحت آر کی سزا کو برقرار نہیں رکھا جا سکتا۔ (148-سی، ڈی، ای)

ملزم آر کی سزا اور سزا کو کالعدم قرار دے دیا جاتا ہے اور اسے اس کے خلاف لگائے گئے الزامات سے بری کر دیا جاتا ہے۔

فوجداری اپیلٹ کا دائرہ اختیار: فوجداری اپیل نمبر 809 آف 1997۔

1990 کی سی آر ایل اے نمبر 87 میں کیرالہ عدالت عالیہ کے 22.10.93 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کے لیے اے۔ ایم۔ پٹیانی، ایم۔ ایل۔ گونڈ، ایم۔ پی۔ راجو اور ایم۔ کے۔ ڈی نمبودری۔

جواب دہندہ کے لیے کے۔ ایم۔ کے نائر۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

پٹنائک، جسٹس: اپیل کنندہ رویندرن کے ساتھ دو دیگر ملزموں پر آئی پی سی کی دفعات 302 اور 201 کے تحت الزام عائد کیا گیا۔ فاضل سیشن جج نے رویندرن کو آئی پی سی کی دفعات 302 اور 201 کے تحت مجرم قرار دیا اور گوپالان پر صرف آئی پی سی کی دفعہ 201 کے تحت الزام عائد کیا۔ تیسرے ملزم کو دونوں الزامات سے بری کر دیا گیا۔ رویندرن اور گوپالان نے 1990 کی اپیل نمبر 87 کو کیرالہ عدالت عالیہ میں ترجیح دی۔ ریاست نے تیسرے ملزم کو حکم بریت کے خلاف اپیل کو بھی ترجیح دی۔ عدالت عالیہ نے متنازعہ فیصلے کے ذریعے گوپالان اور دیگر ملزموں کو آئی پی سی کی دفعہ 302/34 کے تحت بری کرنے کے فیصلے کی توثیق کی اور حکومت کی طرف سے پیش کی گئی اپیل کو مسترد کر دیا۔ عدالت عالیہ نے اپیل کنندہ رویندرن کو دفعات 302 اور 201 کے تحت الزام کی سزا کے ساتھ ساتھ آئی پی سی کی دفعات 201 کے تحت گوپالان کی سزا کی بھی تصدیق کی۔ فاضل سیشن جج نے اپیل کنندہ رویندرن کو دفعات 302 کے تحت اس کی سزا کے لیے

عمر قید اور پانچ سال آر۔ آئی۔ اور 2000 روپے کا جرمانہ ادا کرنے اور نادہندہ ہونے پر دفعہ 201 کے تحت اس کی سزا کے لیے چھ ماہ کے لیے آر۔ آئی سے گزرنا پڑا، مزید ہدایت کے ساتھ کہ سزائیں موجودہ طور پر چلیں گی۔ جہاں تک ملزم گوپالان کا آئی پی سی کی دفعہ 201 کے تحت اپنی سزا کا تعلق ہے، اسے چار سال کی سخت قید اور 2000 روپے جرمانہ ادا کرنے کی سزا سنائی گئی اور نادہندہ کو چھ ماہ کے لیے ایس آئی سے گزرنا پڑا۔ گوپالان نے کسی اپیل کو ترجیح نہیں دی ہے اور یہ صرف رویندرن ہے، جس نے اپیل کو ترجیح دی ہے۔

استغاثہ کا مقدمہ مختصر طور پر یہ ہے کہ متوفی یشودا کی ایک گوپالان (ملزم نہیں) کے ساتھ قربت پیدا ہوئی اور وہ حاملہ ہوگئی۔ اس سے پہلے کہ وہ شادی کر سکے، گوپالان کا انتقال ہو گیا اور یشودا نے ایک بچے کو جنم دیا۔ اس کے بعد یشودا ملزم رویندرن کے رابطے میں آیا اور ان میں قربت پیدا ہوگئی۔ تاہم رویندرن کے والدین نے ان کے درمیان تعلقات کو منظور نہیں کیا۔ رویندرن نے اگست 1986 میں کسی وقت یشودا سے شادی کی اور یشودا نے کپاڈ نامی جگہ پر زمین خریدنے کے بعد ایک چھوٹا سا مکان بنایا اور وہاں رہتے تھے۔ کچھ اچھا وقت گزارنے کے بعد، یشودا اور رویندرن کے درمیان اختلاف پیدا ہو گیا اور انہوں نے شادی کو تحلیل کرنے کا فیصلہ کیا۔ یشودا رویندرن کے گھر جاتا تھا۔ مارچ 1988 میں کسی وقت رویندرن نے یشودا سے وعدہ کیا کہ وہ بدگرا میں اس کے لیے ایک مکان خریدے گا۔ استغاثہ نے مبینہ کہ 3.3.1988 پر یشودا صبح 8 بجے اپنے شوہر سے ملنے گئی اور اس کے شوہر نے اسے بتایا کہ وہ جیپ لے کر آئے گا اور اسے لے آئے گا۔ پی ڈبلیو 8 نے یشودا کے بھائی پی ڈبلیو 6 کو مطلع کیا کہ اس نے یشودا اور رویندرن کو پیام مکو میں جیپ میں دیکھا۔ یہ مبینہ جاتا ہے کہ یشودا کا چھوٹا بھائی پی ڈبلیو 23 مارکیٹنگ کے لیے اریٹی گیا اور وہاں رویندرن سے ملا اور رویندرن نے اس سے یشودا کے بارے میں پوچھا۔ جب پی ڈبلیو 23 یشودا کا ٹھکانہ نہیں بتا سکا تو رویندرن نے اسے بتایا کہ وہ اپنی بہن کو مطلع کر سکتا ہے کہ اس نے دوسری شادی کی ہے۔ پی ڈبلیو 23 نے اس کے مطابق اپنے بھائی پی ڈبلیو 6 اور ماں پی ڈبلیو 16 کو یہ اطلاع دی۔ پی ڈبلیو 16 مشکوک ہو گیا اور اس نے یشودا کے بارے میں سوالات کیے اور رویندرن سے یہ سن کر حیران رہ گیا کہ وہ یشودا کے بارے میں کچھ نہیں جانتا۔ یشودا کے بارے میں کوئی معلومات نہ ملنے پر پی ڈبلیو 16 اپنے بیٹے پی ڈبلیو 6 کے ساتھ پیرا اور پولیس اسٹیشن گئی اور لاپتہ ہونے کی اطلاع درج کرائی۔ اس کے بعد، پولیس افسر انہیں تلچیری میں ریونیو ڈویژنل آفیسر کے پاس لے گیا، کیونکہ وہاں پڑی ایک خاتون کی لاش سے کچھ اشیاء برآمد ہوئی تھیں۔ پی ڈبلیو 6 اور 16 دونوں کو ان مضامین کو دیکھنے پر یقین ہو گیا کہ یہ مضامین یشودا کے ہیں۔ 30.3.1988 پر، PW1 نے ایک کھائی میں ایک خاتون کی لاش دیکھی۔ یہ جگہ تیلیچیری سے

منتوادی جانے والی سڑک پر تھی۔ اس کے بعد پی ڈبلیو 1 پولیس اسٹیشن گیا اور پولیس کو گوشوارہ دیا اور غیر فطری موت کو گوشوارہ کرتے ہوئے مقدمہ درج کیا گیا۔ پی ڈبلیو 35، سرکل انسپکٹر نے تفتیش شروع کی۔ انہوں نے لاش کو پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا اور کیمیکل اینالسٹ کی رپورٹ ملنے پر جب ڈاکٹر نے تصدیق کی کہ موت واضح طور پر قتل کا معاملہ ہے تو دفعہ 302 کے تحت مقدمہ درج کیا گیا۔ اس کے بعد ملزم رویندرن کو 11.7.88 پر گرفتار کیا گیا اور انکشاف کے گوشوارہ کے مطابق اس سے کچھ بازیافت کی گئیں۔ ملزم گوپالان کو اسی دن گرفتار کیا گیا اور اس کے پاس سے کچھ برآمدات بھی کی گئیں۔ تیسرے ملزم کو بھی اسی دن گرفتار کر لیا گیا۔ تفتیش مکمل ہونے پر چارج شیٹ دائر کی گئی اور ارتکاب ہونے پر ملزموں نے اپنا مقدمہ چلایا۔ اس واقعے کا کوئی چشم دید گواہ نہیں ہے اور پورا مقدمہ قرئنی شہادت پر منحصر ہے۔ پی ڈبلیو 1، 6 اور 16 کے شواہد کی بنیاد پر، ایم او کی بازیافت کے ساتھ۔ 1، 2، 4 اور 5، فاضل سیشن جج کے ساتھ ساتھ عدالت عالیہ اس نتیجے پر پہنچی کہ کھائی سے برآمد شدہ لاش متوفی یشودا کی تھی اور اس نتیجے پر ہمارے سامنے حملہ نہیں کیا گیا ہے۔ جہاں تک ملزم اپیل کنندہ رویندرن کی پیچیدگی کا تعلق ہے، عدالت عالیہ کے ذریعے جن حالات پر بھروسہ کیا گیا ہے وہ یہ ہیں:

(i) کہ رویندرن اور یشودا میں قربت پیدا ہوئی اور بالآخر شادی کر لی لیکن رویندرن کے والدین نے کبھی اس کی منظوری نہیں دی۔

(ii) شادی کے بعد، اگرچہ وہ کچھ عرصے تک کیپاڈ نامی جگہ پر شوہر اور بیوی کے طور پر خوشی خوشی رہتے تھے لیکن بعد میں صورتحال ناخوشگوار ہو گئی اور رویندرن یشودا کو طلاق دینا چاہتے تھے اور دوسری شادی کے بارے میں سوچتے تھے۔

(iii) یشودا کو صبح 9 بج کر 30 منٹ پر پی ڈبلیو 7 اور 8 کے ذریعے جیپ میں ملزموں کے ساتھ دیکھا گیا۔

(iv) جیپ نمبر۔ K. L. A. 1170 پیام مکو، اریٹی اور ٹیلیچری میں 3.3.88 کی دوپہر کے دوران پایا گیا، جو کہ پی ڈبلیو 4، 7، 8 اور 9 کے شواہد کے بذریعے قائم کیا گیا ہے۔

(v) پی ڈبلیو 10 اور پی ڈبلیو 11 کے شواہد سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ پی ڈبلیو 10 کے زیر انتظام چلنے والے گرانٹ ہوٹل کے قریب شام 5 بجے ایک جیپ رکی اور جب دو یا تین افراد جیپ میں آئے، چائے لی اور ایک عورت جیپ میں بیٹھی تھی، تقریباً تھکی ہوئی تھی۔

(vi) 3.3.1988 کے بعد یشودا کے بارے میں کوئی تفتیش نہ کرنے میں ملزم رویندرن کا طرز

عمل۔

(vii) لاش کا پوسٹ مارٹم کرنے والے ڈاکٹر کے طبی ثبوت کے ساتھ ساتھ اس کی طرف سے جاری کردہ پوسٹ مارٹم سرٹیفکیٹ، نمائش صفحہ 10، اس اثر پر ہے کہ موت کی صحیح وجہ نہیں بتائی جا سکی اور کیمیائی تجزیہ کا نتیجہ آنے تک رائے محفوظ رکھی گئی تھی۔ اسسٹنٹ کیمیکل ایگزامینر نمائش صفحہ 11 کی رپورٹ ملنے پر، مذکورہ ڈاکٹر نے رائے دی کہ یہ کہنا ممکن نہیں ہے کہ لاش پر پائے گئے زخم قبل از مرگ ہیں یا پوسٹ مارٹم لیکن اگر چوٹیں قبل از مرگ ہیں تو متوفی کے سر پر لگنے والی چوٹ موت کا باعث بن سکتی ہے۔ مذکورہ بالا مثبت طبی شواہد کے باوجود عدالت عالیہ تاہم اس نتیجے پر پہنچی کہ چوٹیں قبل از مرگ کی نوعیت کی تھیں۔

(viii) ملزم رویندرن کے گوشوارہ کی بنیاد پر متوفی سے تعلق رکھنے والی اشیا کی بازیابی، جب کہ شواہد ایکٹ کی دفعہ 27 کے تحت قابل قبول حراست میں ہو۔ ملزم کی طرف سے دیے گئے دو گوشوارہات نمائش صفحہ 30 اور صفحہ 31 ہیں۔

(x) ملزم کا ماورائے عدالت اقبالِ جرم جیسا کہ پی ڈبلیو 15 نے بیان کیا ہے۔ اس ماورائے عدالت اقبالِ جرم پر تجربہ کار سیشن جج کے ساتھ ساتھ عدالت عالیہ نے بھی بھروسہ نہیں کیا کیونکہ پی ڈبلیو 15 کے ذریعے تقریباً ممکنہ الفاظ یا الفاظ کو دوبارہ پیش نہیں کیا گیا تھا اور پی ڈبلیو 15 کے مطابق، رویندرن جون 1988 میں اسے ایک آراک کی دکان پر لے گیا اور شراب پینے کے بعد واقعہ بیان کیا۔ اس لیے اگر ایسا کوئی گوشوارہ دیا گیا ہو تو اسے رضا کارانہ نہیں کہا جا سکتا۔ یہ جاننا دلچسپ ہے کہ اگرچہ عدالت عالیہ مبینہ رویندرن کے ذریعے پی ڈبلیو 15 کے سامنے کیے گئے نام نہاد ماورائے عدالت اقبالِ جرم کو قبول نہیں کیا، پھر بھی حالات کے سلسلے میں تمام روابط کو مکمل کرنے کے لیے پی ڈبلیو 15 کے شواہد پر انحصار کیا۔

ان حالات پر، عدالت عالیہ نے ملزم رویندرن کو آئی پی سی کی دفعات 302 اور 201 کے تحت فرد جرم کی توثیق کی۔

اپیل کنندہ رویندرن کی جانب سے یہ دلیل دی گئی ہے کہ عدالت عالیہ کی طرف سے جن حالات پر بھروسہ کیا گیا ہے وہ نہ صرف استغاثہ کی طرف سے معقول شک سے بالاتر ثابت نہیں ہوئے ہیں، بلکہ یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ تمام حالات قائم ہو چکے ہیں، ان سب کو مل کر سلسلہ مکمل نہیں کیا جاتا ہے اور وہ غیر واضح طور پر ملزم کے جرم کی طرف اشارہ نہیں کرتے ہیں اور اس کی بے گناہی کے ساتھ کسی بھی مفروضے کو خارج نہیں کرتے ہیں۔ ہمارے لیے قرئنی شہادت سے متعلق قانون پر تفصیل سے بحث کرنا ضروری نہیں ہے، یہ کہنا کافی ہے کہ استغاثہ کو ہر ایک حالات کو ثابت کرنا چاہیے، جس میں ملزم کے جرم کی طرف اشارہ کرنے کا ایک

قطعی رجحان ہونا چاہیے اور اگر چہ ہر ایک حالات خود فیصلہ کن نہیں ہو سکتے لیکن ثابت شدہ حالات کا مجموعی اثر اتنا مکمل ہونا چاہیے کہ یہ ہر دوسرے مفروضے کو خارج کردے اور ملزم کے جرم کی طرف غیر واضح طور پر اشارہ کرے۔ جب ہم ان حالات کا جائزہ لیتے ہیں جن کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ مذکورہ اصول کی روشنی میں قائم کیے گئے ہیں، تو ہمیں اپیل کنندہ کے وکیل دلیل میں کافی طاقت ملتی ہے کہ حالات اس طرح ثابت ہوتے ہیں، ملزم کے جرم کی طرف بلا روک ٹوک اشارہ نہیں کرتے ہیں۔ اس تناظر میں سب سے اہم سوال طبی ثبوت ہے۔ یشودا کی لاش 30 مارچ 1988 کو ملی تھی اور پوسٹ مارٹم 1.4.1988 پر کیا گیا تھا۔ ڈاکٹر پی ڈبلیو19، جس نے پوسٹ مارٹم کیا، پوسٹ مارٹم سرٹیفکیٹ نمائش صفحہ 10 جاری کرتے ہوئے واضح طور پر کہا کہ موت کی صحیح وجہ بیان نہیں کی جا سکتی اور کیمیائی تجزیے کے نتائج آنے تک اپنی رائے محفوظ رکھی۔ اسسٹنٹ کیمیکل ایگزامینر نمائش صفحہ 11 کی رپورٹ ملنے پر، مذکورہ ڈاکٹر پی ڈبلیو19 نے نمائش صفحہ 12 کے مطابق ایک حتمی رپورٹ دی، جس میں اشارہ کیا گیا کہ متوفی کے سر پر چوٹ لگی ہے، جس کے نتیجے میں موت ہو سکتی ہے اور چوٹ، اگر پہلے سے پوسٹ مارٹم کیا جائے تو، M.Os.11 یا 12 جیسے پتھروں سے مارنے کی وجہ سے ہو سکتی ہے۔ مذکورہ رپورٹ میں مزید انکشاف ہوا کہ کوئی بھی یہ نہیں کہہ سکتا تھا کہ متوفی کی گردن پر تشدد ہوا تھا یا نہیں۔ جب ڈاکٹر خود لاش پر پائے جانے والے زخموں کے بارے میں قطعی رائے نہیں دے سکا ہے، چاہے وہ قبل از مرگ ہو یا پوسٹ مارٹم ہو اور لاش خود 30 مارچ 1988 کو ملی تھی اور یشودا کو مبینہ طور پر آخری دفعہ 3.3.88 پر ملزم کی صحبت میں دیکھا گیا تھا، تو ہمارے لیے عدالت عالیہ کے اس نتیجے کو برقرار رکھنا مشکل ہے کہ یشودا کی موت صرف قتل ہو سکتی ہے۔ ایسا کوئی مواد نہیں ہے جس سے عدالت عالیہ مذکورہ بالا نتیجے پر پہنچ سکتی تھی اور اس لیے ہمیں یہ ماننے میں کوئی ہچکچاہٹ نہیں ہے کہ عدالت عالیہ کا یہ نتیجہ کہ یشودا کی قتل عام سے موت ہوئی، مکمل طور پر غلط ہے۔ پی ڈبلیو15 کی طرف سے بیان کردہ ماورائے عدالت اقبالِ جرم پر فاضل سیشن جج کی طرف سے بھروسہ نہیں کیا گیا ہے اور عدالت عالیہ بھی اس نتیجے پر پہنچی ہے کہ اس پر بھروسہ کرنا مشکل ہے، کیونکہ عین الفاظ یا یہاں تک کہ جتنا ممکن ہو الفاظ پی ڈبلیو15 کی طرف سے دوبارہ پیش نہیں کیے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ، جیسا کہ پہلے کہا گیا ہے، یہاں تک کہ پی ڈبلیو15 کے شواہد سے بھی پتہ چلتا ہے کہ رویندرن اور اس نے آراک کی دکان پر جا کر شراب پی تھی، جس کے بعد رویندرن نے پورے واقعے کا انکشاف کیا اور اس لیے اس طرح کے گوشوارہ کو رضا کارانہ اور سچا نہیں کہا جا سکتا اور دوسری طرف یہ گواہ اور ملزم دونوں کی طرف سے شراب کے استعمال کا نتیجہ ہے، اگر کہا جا سکتا ہے کہ اس نے گوشوارہ دیا ہے۔ معاملے کے اس نقطۂ نظر میں، نام نہاد ماورائے عدالت اقبالِ جرم جرم کو گھر میں الزام لانے کے لیے غور کے دائرہ کار

سے خارج کرنا ہوگا۔ سب سے اہم صورتحال جس کے بارے میں پی ڈبلیو 7 اور 8 کے شواہد سے ثابت کیا جا سکتا ہے وہ یہ ہے کہ انہوں نے رویندرن کو 3 مارچ 1988 کو یشودا کے ساتھ ایک جیپ میں دیکھا اور وہ جیپ اسی دن مختلف جگہوں پر گھومتی ہوئی پائی گئی۔ 3 مارچ 1988 کو مختلف مقامات پر مختلف اوقات میں جیپ دیکھنے کے بارے میں گواہی دینے والے مختلف گواہوں کا تجزیہ کرتے ہوئے خود عدالت عالیہ نے محسوس کیا ہے کہ گواہ ایک دوسرے سے متفق نہیں ہیں، جہاں تک وقت کے پہلو کا تعلق ہے۔ اس کے علاوہ، پی ڈبلیو 10 اور 11 کے نام نہاد شواہد جنہوں نے بیان دیا تھا کہ اسی دن شام 5 بجے کچھ لوگ جیپ میں آئے اور گرانٹ ہوٹل سے چائے لی، اس کا کوئی نتیجہ نہیں ہے اور اسے مجرمانہ نوعیت کا نہیں سمجھا جا سکتا، کیونکہ وہ کبھی بھی ملزم رویندرن کو نہیں جانتے تھے اور نہ ہی اس سے پہلے کوئی ٹیسٹ شناختی پریڈ ہوئی تھی اور اس لیے مذکورہ شواہد کو ملزم رویندرن کے خلاف الزام گھر لانے کے لیے استعمال نہیں کیا جا سکتا۔ اس لیے ضروری ہے کہ پی ڈبلیو 7 اور 8 کا واحد ثبوت یہ ہے کہ 3 مارچ 1988 کو صبح 9:30 بجے یشودا کو رویندرن کے ساتھ جیپ میں دیکھا گیا تھا۔ جہاں تک مقصد کا تعلق ہے، استغاثہ کا مقدمہ کافی حد تک مبہم ہے اور خود عدالت عالیہ نے اسے اس بنیاد پر مسترد کر دیا ہے کہ مقصد کسی جرم کا لازمی جز نہیں ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ کچھ گواہوں کے بذریعے استغاثہ یہ ثابت کرنا چاہتا تھا کہ اس سے پہلے کے موقع پر رویندرن نے یشودا کو جیپ سے مار کر مارنے کی کوشش کی تھی لیکن وہ کامیاب نہیں ہو سکا اور یشودا فرار ہو گئی، لیکن یہ صورتحال پی ڈبلیو 15 کے شواہد کے بذریعے بھی ہے، جس نے نام نہاد ماورائے عدالت اقبالِ جرم جرم کی گواہی دی تھی اور اس پر بھروسہ نہیں کیا گیا ہے اور ملزم رویندرن کے مبینہ طرز عمل کے لیے بھی گواہی پر انحصار کرنا انتہائی غیر محفوظ ہوگا۔ پی ڈبلیو 23 جو کپاڈ میں یشودا کے ملحقہ گھر میں رہ رہا تھا، نے اپنے ثبوت میں گوشوارہ دیا کہ رویندرن کی ماں نے ایک بار رویندرن کو پیشکش کی تھی کہ اگر وہ یشودا کو طلاق دینے پر راضی ہو جاتا ہے تو وہ اس کے لیے ایک وین خریدے گی لیکن یہ خود شاید ہی ملزم رویندرن کی طرف سے کوئی مقصد قائم کرنے کے لیے کہا جا سکتا ہے۔ ہماری رائے میں، اس لیے، ریکارڈ پر موجود مواد پر، استغاثہ ملزم رویندرن کی طرف سے جرم کا ارتکاب کرنے کا کوئی مقصد قائم نہیں کر سکا ہے۔ معاملے کی اس حالت میں، ملزم رویندرن کے گوشوارہ کی بنیاد پر متوفی کی کلائی گھڑی کی نام نہاد بازیابی کو شاید ہی اس نتیجے پر پہنچنے کے لیے ایک کامیاب حالات کہا جا سکتا ہے کہ استغاثہ کا مقدمہ معقول شک سے بالاتر ثابت ہوا ہے۔ ہمارے نتیجے کے پیش نظر، جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے، ہمیں اس نتیجے پر پہنچنے میں کوئی ہچکچاہٹ نہیں ہے کہ استغاثہ کا مقدمہ ملزم رویندرن کے خلاف معقول شک سے بالاتر ثابت نہیں ہوا ہے اور اس لیے، رویندرن کی دفعہ 304 کے ساتھ ساتھ 201 آئی پی سی کے تحت

الزام کی سزا کو برقرار نہیں رکھا جا سکتا۔ہم اس کے مطابق، ملزم رویندرن کی مرتکب جرم اور سزا کو کالعدم قرار دیتے ہیں اور اسے اس کے خلاف لگائے گئے الزامات سے بری کرتے ہیں۔اسے فوری طور پر آزاد کر دیا جائے، جب تک کہ کسی اور صورت میں اس کی ضرورت نہ ہو۔

اس کے مطابق اپیل کی اجازت ہے۔

وی۔ایم۔

اپیل منظور کی جاتی ہے۔

Javeed Ahmed Geelani
2024.10.09 16:57
I am the author of this document